

اليجا - نمبر چار

غلامی

Jeff Pippenger

2023-10-01

ایلیا کی گواہی کا آغاز اُس وقت ہوتا ہے جب وہ اعلان کرتا ہے کہ ساڑھے تین سال تک بارش نہیں ہوگی، بجز اس کے کہ وہ حکم دے۔

اور تشبیہ کا ایلیاہ جو جلعاد کے باشندوں میں سے تھا، آخاب سے کہنے لگا، خداوند اسرائیل کا خدا زندہ ہے جس کے حضور میں کھڑا ہوں کہ ان برسوں میں نہ شبنم پڑے گی اور نہ بارش ہوگی، مگر میرے کلام کے مطابق۔ اول سلاطین 17:1۔

وہ ساڑھے تین سال 538 سے 1798 تک تھیاتیرہ کی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ 1798 میں، قحط کے دور کے خاتمے پر، الیاس نے آخاب کو کرمل پر بلایا۔ پہلے فرشتے کے پیغام نے 22 اکتوبر، 1844 کو خدا کی عدالت کے وقت کا اعلان کیا۔ پہلے فرشتے کا پیغام یہ حکم تھا کہ آخاب سارے اسرائیل کو کرمل پر بلائے۔

اور ایسا ہوا کہ جب آخاب نے ایلیاہ کو دیکھا تو آخاب نے اس سے کہا، کیا تو ہی ہے جو اسرائیل کو مصیبت میں ڈالتا ہے؟ اور اُس نے جواب دیا، میں نے اسرائیل کو مصیبت میں نہیں ڈالا؛ بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانہ—اس لیے کہ تم نے خداوند کے احکام ترک کر دیے، اور تو بعلم کے پیچھے ہو لیا۔ اب پس قاصد بھیج اور سارے اسرائیل کو کوہ کرمل پر میرے پاس جمع کر، اور بعلم کے نبی چار سو پچاس، اور اشیرہ کے نبی چار سو، جو ایزبل کی میز پر کھاتے ہیں۔ پس آخاب نے بنی اسرائیل سب کے پاس پیغام بھیجا اور نبیوں کو جمع کر کے کوہ کرمل پر اکٹھا کیا۔ اور ایلیاہ سب لوگوں کے پاس آ کر بولا، تم کب تک دو رائے میں لنگڑاتے رہو گے؟ اگر خداوند خدا ہے تو اس کی پیروی کرو؛ اور اگر بعلم ہے تو اس کی پیروی کرو۔ اور لوگوں نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ اول سلاطین 17:18-21۔

تمام اسرائیل ایلیاہ کے زمانے میں کرمل پر جمع ہوا، اور یہ اپنی باری پر ولیم ملر کی تاریخ کی نمائندگی کرتا تھا، جب مکاشفہ باب تین کی تین کلیسائیں اکٹھی کی گئی تھیں۔ وہ کلیسیا جو ابتدا میں 538 میں ایزبل کی ایذا رسانی سے بچنے کے لیے بیابان میں بھاگ گئی تھی—جس کی نمائندگی تھیاتیرا کی کلیسیا کرتی تھی—بیابان سے اس نسل کی صورت نکلی جسے ایلیاہ کے پیغام کا سامنا کرنا تھا، جس کی نمائندگی ولیم ملر کرتا تھا۔ پھر زمین سے نکلنے والے درندے نے اپنا منہ کھولا اور اس کے خلاف بارہ سو ساٹھ برس تک بھیجا گیا ایذا رسانی کا سیلاب نکل لیا۔

اور زمین نے عورت کی مدد کی، اور زمین نے اپنا منہ کھولا، اور اس سیلاب کو نکل لیا جو اژدہا نے اپنے منہ سے نکالا تھا۔ مکاشفہ 12:16

پیش گوئی میں 'قوم کے بولنے' سے مراد اس کے قانون ساز اور عدالتی حکام کا عمل ہوتا ہے، اور 1789 میں ریاستہائے متحدہ نے وہ الہامی دستاویز قائم کی جو آئین ریاستہائے متحدہ ہے، یوں یورپ کے بادشاہوں اور مرتد کیتھولک کلیسا دونوں کے ظلم و ستم سے بچاؤ کے لیے ضروری حقوق اور آزادیوں کو تحفظ ملا۔

"قوم کا بولنا اس کے قانون ساز اور عدالتی اداروں کا عمل ہوتا ہے۔" عظیم تنازع، 443۔

1789 میں، بائبل کی نبوت کے مطابق چھٹی بادشاہی کے طور پر ریاستہائے متحدہ کے نبوی کردار کے آغاز سے عین پہلے، اس نے برہ کی مانند کلام کیا، لیکن اتوار کے قانون کے وقت وہ اژدہا کی مانند کلام کرے گا۔

اور میں نے ایک اور درندہ کو زمین میں سے اُبھرتا ہوا دیکھا؛ اور اس کے دو سینگ برہ کی مانند تھے،
اور وہ اژدہا کی مانند بولتا تھا۔ مکاشفہ 13:11

زمین کے درندے کی ابتدا اور انتہا اس کے بولنے سے نشان زد ہوتی ہیں۔ 1798 میں، احاب تمام اسرائیل کو کوہ کرمل پر بلاتے جہاں ایلہاہ ایک آزمائش قائم کرنے والے تاکہ دیکھنے والوں پر یہ ثابت کرے کہ عبرانیوں کا خدا سچا خدا ہے یا ایزیل کا خدا۔ ایزیل کے پاس بعل کے چار سو پچاس نبی اور اشجار کے جھنڈ کے چار سو نبی تھے۔ جھوٹا خدا بعل ایک مرد دیوتا تھا اور جھوٹا خدا عشتروت ایک عورت دیوی تھی۔

جھوٹے نبیوں کے وہ دو طبقات کلیسیا اور ریاست کے امتزاج کی نمائندگی کرتے ہیں، کیونکہ نبوت میں جب مرد اور عورت کو ایک ساتھ پیش کیا جاتا ہے تو عورت کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہے اور مرد ریاست کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب ایلہا نے کلیسیا اور ریاست کے اس ناپاک امتزاج کا سامنا کیا تو وہ اٹھ سو پچاس کے مقابلے میں ایک تھا، جس کی نمائندگی مونث اور مذکر جھوٹے معبودوں سے، اور ساتھ ہی احاب اور ایزیل کی شادی سے ہوتی تھی۔ کلیسیا اور ریاست کے طور پر احاب اور ایزیل کی مثال جمہوریت کے سینگ کے بگاڑ کی نمائندگی کرتی ہے، اور بعل اور عشتورت پروٹسٹنٹ سینگ کے بگاڑ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مسئلہ یہ تھا کہ الیاس کا احتجاج اُس فاسد مذہب کے خلاف تھا جس کی نمائندگی مکاشفہ باب دوم میں تھیاترا کرتا ہے۔ الیاس ایک پروٹسٹنٹ کی نمائندگی کرتا تھا، کیونکہ پروٹسٹنٹ کی واحد تعریف یہی ہے کہ وہ شخص جو روم کے خلاف احتجاج کرے۔ الیاس کا احتجاج کلیسیا اور ریاست کے اُس امتزاج کے خلاف احتجاج کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک فاسد ریاست اور ایک فاسد کلیسیا کے درمیان ناپاک اتحاد کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔

تاہم میرے پاس تیرے خلاف چند باتیں ہیں، کیونکہ تو اُس عورت یزبل کو، جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے، یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ تعلیم دے اور میرے خادموں کو حرامکاری کرنے اور بتوں پر چڑھائی پوئی چیزیں کھانے کے لیے بہکائے۔ اور میں نے اسے اپنی حرامکاری سے توبہ کرنے کی مہلت دی؛ مگر اُس نے توبہ نہ کی۔ دیکھ، میں اسے بستر میں ڈالوں گا، اور جو اُس کے ساتھ زنا کرتے ہیں، اگر وہ اپنے کاموں سے توبہ نہ کریں، انہیں سخت مصیبت میں ڈالوں گا۔ مکاشفہ 2:20-22۔

کھانا اس پیغام کی علامت ہے جسے آپ قبول کرتے ہیں، اور جو پیغام بتوں کے لیے قربان کیا گیا ہو وہ کیتھولک ازم کے عقائد کی نمائندگی کرتا ہے، جو قابل نفرت بت پرستی کی عین علامت ہے۔ عہد تاریکی میں خدا کی قوم نے کیتھولک ازم کے بہت سے مشرکانہ عقائد کو قبول کر لیا تھا، اور خاص طور پر سورج کی پرستش کو۔

بدکاری ایک ناجائز تعلق ہے اور نبوتی طور پر اس امر کے عین جوہر کی نمائندگی کرتی ہے جسے آئین ممنوع قرار دیتا ہے: کلیسیا اور ریاست کا ملاپ۔ احاب ایزیل کے ساتھ ایک ناجائز تعلق میں تھا، کیونکہ اسرائیل کے بادشاہ کی حیثیت سے اسے کسی بت پرست شہزادی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو الیاس قرار دیا، اور یوحنا نے بھی اسی ناپاک تعلق کا مقابلہ کیا جب اس نے پرودیس کو اپنے بھائی کی بیوی بیرودیاس سے شادی کرنے پر ملامت کی۔

کیونکہ بیرودیاس نے یوحنا کو پکڑ کر باندھا اور بیرودیاس کی خاطر، جو اس کے بھائی فلپس کی بیوی تھی، اسے قید میں ڈال دیا۔ کیونکہ یوحنا نے اس سے کہا تھا، یہ تیرے لیے جائز نہیں کہ تو اسے رکھے۔ متی 14:3، 4۔

ایلہاہ کا احاب اور ایزیل سے مقابلہ، یوحنا کے بیرودیاس اور بیرودیاس سے مقابلے کا پیش خیمہ تھا، کیونکہ دونوں تعلقات کلیسیا اور ریاست کے غیر قانونی اتحاد کی نمائندگی کرتے تھے۔ وہ دونوں مل کر ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ایلہاہ کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں، جو پاپائیت (ایزبل اور بیرودیاس)، اُن

دس بادشاہوں کو جو اقوام متحدہ کی نمائندگی کرتے ہیں (اخآب اور پیروڈیس)، اور ریاست ہائے متحدہ کو جو جھوٹے نبی کی نمائندگی کرتی ہے (کرمل کے جھوٹے نبی اور سالوے، پیروڈیاس کی بیٹی) کا سامنا کرتے ہیں۔

کرمل کے پیغمبرانہ پس منظر میں ایلیا کی جانب سے ریاستہائے متحدہ کے آئین کا دفاع شامل ہے، جو چرچ اور ریاست کی علیحدگی کے اصول کو آئینی طور پر تسلیم کرتا ہے۔

اور ایسا ہوا کہ جب اخاب نے ایلیاہ کو دیکھا تو اخاب نے اُس سے کہا، کیا تو وہی ہے جو اسرائیل کو مصیبت میں ڈالتا ہے؟ اُس نے جواب دیا، میں نے اسرائیل کو مصیبت میں نہیں ڈالا؛ بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانہ، اس لیے کہ تم نے خداوند کے احکام کو ترک کر دیا ہے اور تو نے بعلم کی پیروی کی ہے۔ اول سلاطین 18:17، 18۔

آئین نے یہ قرار دیا کہ جمہوریت پسندی اور پروٹسٹنٹ ازم کے دو سینگ ہمیشہ ایک دوسرے سے الگ رہیں گے۔ لیکن مکاشفہ بتاتا ہے کہ جب امریکہ بالآخر اڑدھے کی مانند بولے گا، تو یہ اس وقت ہوگا جب امریکہ کی مرتد کلیسائیں اختیار سنبھالیں گی اور مرتد حکومت کے ساتھ متحد ہو جائیں گی۔

لیکن 'درندے کے لیے شبیہ' کیا ہے؟ اور یہ کس طرح تشکیل پائے گی؟ یہ شبیہ دو سینگوں والے درندے کے ذریعے بنائی جاتی ہے، اور یہ درندے کے لیے ایک شبیہ ہے۔ اسے 'درندے کی شبیہ' بھی کہا جاتا ہے۔ پس یہ جاننے کے لیے کہ یہ شبیہ کیسی ہے اور یہ کس طرح تشکیل پائے گی، ہمیں خود درندے یعنی پاپائیت کی خصوصیات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

"جب ابتدائی کلیسیا انجیل کی سادگی سے ہٹ گئی اور بت پرستانہ رسومات و رواج قبول کر لیے، تو وہ روح اور قدرتِ خدا کو کھو بیٹھی؛ اور لوگوں کے ضمیروں پر قابو پانے کے لیے اس نے ریاستی اقتدار کی حمایت طلب کی۔ اس کا نتیجہ پاپائیت تھا، ایک ایسی کلیسیا جو ریاست کی طاقت پر قابو رکھتی تھی اور اسے اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کرتی تھی، خصوصاً 'بدعت' کی سزا کے لیے۔ ریاست ہائے متحدہ کے لیے حیوان کی شبیہ قائم کرنے کے لیے، لازم ہے کہ مذہبی طاقت شہری حکومت پر اس حد تک قابو پائے کہ ریاست کا اختیار بھی کلیسیا کی طرف سے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے۔" عظیم کشمکش، 443۔

کوہ کرمل پر الیاس ملرائٹس کے کام کی نمائندگی کرتا تھا، اور ملرائٹس اُن کے مقابلے میں بطور سچے نبی قرار دیے گئے جو حال ہی میں کیتھولکیت کے اثر سے نکل تو آئے تھے مگر پہلے فرشتے کی روشنی کو رد کر کے روم لوٹنے کا انتخاب کیا۔ چنانچہ 1844 کی بہار میں دوسرے فرشتے کا پیغام اس پر مشتمل تھا کہ پروٹسٹنٹ فرقوں کی نشاندہی بابل کی بیٹیوں کے طور پر کی جائے، اور ملرائٹس کی نشاندہی حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کے طور پر کی جائے۔

جب خدانے قدیم اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نجات دے کر اور بحرِ قلزم کے پانیوں میں سے گزارا، تو اس نے تدریجی آزمائشوں کا سلسلہ شروع کیا جس کا آغاز آسمانی من کی آزمائش سے ہوا۔

ہم پر گزشتہ ادوار کی جمع شدہ روشنی چمک رہی ہے۔ اسرائیل کی فراموشی کا ریکارڈ ہماری ہدایت کے لیے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس زمانے میں خدانے ہر قوم، قبیلے اور زبان سے اپنے لیے ایک جماعت جمع کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ ظہور کی تحریک میں اس نے اپنی میراث کے لیے اسی طرح کام کیا ہے جیسے اس نے بنی اسرائیل کے لیے کیا تھا جب وہ انہیں مصر سے نکال رہا تھا۔ 1844 کی عظیم مایوسی میں اس کے لوگوں کے ایمان کو اسی طرح پرکھا گیا جیسے عبرانیوں کے ایمان کو بحرِ احمر کے کنارے پرکھا گیا تھا۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 8، صفحات 115، 116۔

22 اکتوبر 1844ء کی مایوسی نے آسمانی مقدس کے ادراک تک پہنچایا، اور اس کے نتیجے میں سبت کا امتحان پیش ہوا، بالکل اسی طرح جیسے من کا امتحان قدیم اسرائیل کے لیے دس آزمائشوں کے سلسلے

کا پہلا امتحان بنا۔

خداوند نے مجھے سن 1847 میں مندرجہ ذیل رؤیا دی، جب برادران سبت کے دن ٹاپشم، مین میں جمع تھے۔

ہم نے دعا کی ایک غیر معمولی کیفیت محسوس کی۔ اور جب ہم دعا کر رہے تھے تو روح القدس ہم پر نازل ہوا۔ ہم بہت خوش تھے۔ جلد ہی میں دنیوی چیزوں سے بے خبر ہو گیا اور خدا کے جلال کی رویا میں محو ہو گیا۔ میں نے ایک فرشتہ دیکھا جو تیزی سے میری طرف اڑتا ہوا آیا۔ اس نے مجھے فوراً زمین سے اٹھا کر شہر مقدس میں پہنچا دیا۔ شہر میں میں نے ایک بیگل دیکھی، جس میں میں داخل ہوا۔ پہلے پردے تک پہنچنے سے پہلے میں ایک دروازے سے گزرا۔ یہ پردہ اٹھایا گیا، اور میں مقام مقدس میں داخل ہوا۔ یہاں میں نے بخور کی قربان گاہ، سات چراغوں والا چراغدان، اور وہ میز دیکھی جس پر نذر کی روٹیاں تھیں۔ مقام مقدس کے جلال کو دیکھنے کے بعد، یسوع نے دوسرا پردہ اٹھایا اور میں قدس الاقداس میں داخل ہوا۔

قدس الاقداس میں میں نے ایک تابوت دیکھا؛ اس کے اوپر اور اس کے پہلوؤں پر خالص ترین سونا تھا۔ تابوت کے ہر سرے پر ایک خوبصورت کروبی فرشتہ تھا، جس کے پر اس پر پھیلائے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے ایک دوسرے کی طرف تھے، اور وہ نیچے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فرشتوں کے درمیان ایک سنہری بخور دان تھا۔ تابوت کے اوپر، جہاں فرشتے کھڑے تھے، نہایت درخشاں جلال تھا، جو اس تخت کی مانند دکھائی دیتا تھا جہاں خدا سکونت کرتا تھا۔ یسوع تابوت کے پاس کھڑا تھا، اور جب مقدسین کی دعائیں اس تک پہنچتیں، تو بخور دان میں بخور سے دھواں اٹھتا، اور وہ ان کی دعاؤں کو بخور کے دھوئیں کے ساتھ اپنے باپ کے حضور پیش کرتا۔ تابوت کے اندر من کا سنہری برتن، ہارون کا وہ عصا جس میں کونپلیں پھوٹ آتی تھیں، اور پتھر کی وہ تختیاں تھیں جو کتاب کی طرح آپس میں بند ہو جاتی تھیں۔ یسوع نے انہیں کھولا، اور میں نے دیکھا کہ ان پر خدا کی انگلی سے لکھے ہوئے دس احکام تھے۔ ایک تختی پر چار تھے، اور دوسری پر چھ۔ پہلی تختی کے چار احکام باقی چھ سے زیادہ درخشاں تھے۔ لیکن چوتھا، یعنی سبت کا حکم، ان سب سے بڑھ کر چمک رہا تھا؛ کیونکہ سبت کو خدا کے مقدس نام کی تعظیم کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ مقدس سبت نہایت جلالی نظر آتا تھا، اس کے چاروں طرف جلال کا ہالہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ سبت کا حکم صلیب پر کیلوں سے نہیں ٹھوکا گیا تھا۔ اگر ایسا ہوتا، تو باقی نو احکام بھی ہوتے؛ اور پھر ہمیں یہ آزادی ہوتی کہ ہم سب کو توڑ دیں، جیسے ہم چوتھے کو توڑنے کے آزاد ہوتے۔ میں نے دیکھا کہ خدا نے سبت کو نہیں بدلا، کیونکہ وہ کبھی نہیں بدلتا۔ لیکن پاپائے روم نے اسے بقتے کے ساتویں دن سے بقتے کے پہلے دن میں بدل دیا تھا؛ کیونکہ وہ اوقات اور شریعت کو بدلنے والا تھا۔ ابتدائی تحریریں، 32۔

جب 1798 میں پروٹسٹنٹ عہد تاریکی سے باہر آئے اور دانی ایل کی کتاب کی مہر کھل گئی، تو بائبل کی نبوت کی چھٹی سلطنت، یعنی مکاشفہ 13 کا دو سینگوں والا زمینی درندہ، اپنی نبوتی تاریخ میں پیش قدمی شروع کر گیا۔ پروٹسٹنٹ ازم کی بنیاد اس مقدس دستاویز پر تھی جسے بائبل مقدس کہا جاتا ہے، اور جمہوریت کی بنیاد اس مقدس دستاویز پر تھی جسے آئین کہا جاتا ہے۔ خدا نے بیابان میں اپنی کلیسیا کو عہد تاریکی سے نکال لیا تھا، لیکن جس طرح قدیم اسرائیل میں مصری غلامی کے دور میں حکم سبت بہلا دیا گیا تھا، اسی طرح یہاں بھی وہ حکم فراموش ہو چکا تھا۔ جس طرح اسرائیل سینا پر شریعت کے عطا کیے جانے کی طرف جاتے ہوئے بحر قلزم سے گزرا، اسی طرح جدید اسرائیل 22 اکتوبر 1844 کی طرف جاتے ہوئے بحر اوقیانوس پار کر گیا، جہاں شریعت ایک بار پھر ظاہر کی جانے والی تھی۔ خداوند پھر سے ایک ایسی قوم اٹھا رہا تھا جو اس کی شریعت کی امانت دار ہو، اس کے نبوتی مکاشفات کی امانت دار ہو اور پروٹسٹنٹ ازم کی علمبرداری سنبھالے۔ قدیم اسرائیل کو اس کی شریعت کے امانت دار ہونے کے اپنے کام کی علامت کے طور پر دس احکام کی دو تختیاں دی گئیں، اور جدید اسرائیل کو اس کے نبوتی کلام کے امانت دار ہونے کے اپنے کام کی علامت کے طور پر حقوق کی دو تختیاں دی گئیں۔

جدید اسرائیل کو لازم تھا کہ وہ دو تختیوں کے دو جوڑے ہمراہ رکھے جب وہ دنیا کے سامنے تیسرے فرشتے کا پیغام پیش کرے، یعنی وہ پیغام جو ان لوگوں کی طرف سے سنایا جاتا ہے جو پروٹسٹنٹ ازم کا علم اٹھائے ہوئے ہیں۔ قرون وسطیٰ کے تاریک دور سے نکلنے والا پروٹسٹنٹ ازم اسی طرح نامکمل تھا جیسے قدیم اسرائیل جب وہ بحرِ قلزم سے گزرا۔ پروٹسٹنٹ ازم نے بائبل، اور صرف بائبل، کا نصب العین تو اختیار کیا تھا، مگر صدیوں تک رومن کیتھولک ازم کی بت پرستانہ تعلیمات (بتوں کے لیے قربان کی ہوئی چیزیں) کھاتے رہنے کے باعث خدا کے کلام کی نامکمل سمجھ رکھتا تھا۔ خدا نے یہ مقرر کیا تھا کہ ایک حقیقی پروٹسٹنٹ خدا کے پورے کلام کی نمائندگی کرے، جیسا کہ "شریعت اور انبیا" سے متمثل ہے۔ دو تختیوں کے دو جوڑے جو خدا کی قوم کے کام اور خدا کے کردار دونوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پہلے فرشتے کا کام یہ تھا کہ ایک حقیقی پروٹسٹنٹ قوم پیدا کرے جو اس کی شریعت اور اس کے نبوتی کلام دونوں کی امانت دار ہو۔

"خدا نے اپنی کلیسیا کو آج کے زمانے میں، جیسے اُس نے قدیم اسرائیل کو بلایا تھا، اس لیے بلایا ہے کہ وہ زمین میں نور بن کر کھڑی رہے۔ سچائی کے زور اور کلہاڑے، یعنی پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتے کے پیغامات کے وسیلہ سے، اُس نے انہیں کلیسیاؤں اور دنیا سے جدا کیا ہے تاکہ انہیں اپنے ساتھ مقدس قربت میں لے آئے۔ اُس نے انہیں اپنی شریعت کے امانتدار بنایا ہے اور اس زمانہ کے لیے نبوت کی عظیم سچائیوں کو اُن کے سپرد کیا ہے۔ جس طرح مقدس اقوال قدیم اسرائیل کے سپرد کیے گئے تھے، اسی طرح یہ بھی دنیا تک پہنچانے کے لیے ایک مقدس امانت ہیں۔ مکاشفہ 14 کے تین فرشتے ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو خدا کے پیغامات کے نور کو قبول کرتے ہیں اور اُس کے کارندوں کی حیثیت سے زمین کی طول و عرض میں انتباہ کی صدا بلند کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔" ٹیسٹیمنیز، جلد 5، صفحہ 455.

جنہیں دو لوحوں کے دو مجموعوں کے امین قرار دیا گیا ہے، ان کی طرف سے کیا جانے والا انتباہ کیتھولکیت کا نشان قبول کرنے کے خلاف ہے۔ وہ احتجاجِ اخاب اور ایزابل کے ناجائز گٹھ جوڑے کے خلاف ہے اور اس کی نمائندگی ایلیاہ نے کوہِ کرمل پر کی تھی۔ کوہِ سینا پر پتھر کی دو لوحیں عطا کیا جانا 1842 سے 1849 کی تاریخ میں حقوق کی کپڑے کی دو لوحیں عطا کیے جانے کی علامت تھا۔ حقوق کی دو لوحیں خدا اور اس کی پروٹسٹنٹ قوم کے درمیان عہدی رشتے کی علامت ہیں۔ ان لوحوں کو رد کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے قدیم اسرائیل نے خدا کی شریعت کو رد کیا تھا۔

میلرٹس قدس الاقداس میں داخل ہونے اور سبت کی روشنی حاصل کی، لیکن آزمائش کا عمل ابھی نامکمل تھا۔ بیک وقت جمہوریت کا سینگ بھی اسی تاریخ کے دوران آگے بڑھ رہا تھا۔ اور دونوں سینگ اپنی پیش قدمی میں 1863 میں ایک سنگِ میل تک جا پہنچے۔

ملر کے "ایلیاہ کے پیغام" نے ایک تدریجی تطہیری عمل پیدا کیا جس کا مطلوبہ مقصد پروٹسٹنٹ سینگ کا قیام تھا، اور عین اسی تاریخ میں ریپبلکن سینگ سیاسی ارتقا کے ایک تدریجی عمل سے وابستہ تھا۔ دونوں سینگ ایک ہی زمین کے درندے پر ہیں، لہذا انہیں زمین کے درندے کی پوری تاریخ میں ہم آہنگی کے ساتھ چلنا ہوگا۔

زمین کے حیوان کے جمہوری سینگ کی پہلی نبوتی خصوصیت یہ تھی کہ 1789 میں اعلان کے ذریعے آئین نافذ کیا گیا۔ 1798 میں (آخر زمانہ، جب دانیال کی کتاب کی مہر کھولی گئی)، زمین کا حیوان پہلی مرتبہ بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر بولے گا۔ 1798 بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر ریاست ہائے متحدہ کے آغاز کا سال تھا، اور 1798 میں زمین کے حیوان کی تاریخ کے ابتدائی مرحلے میں جو بولنا ہوا، وہ اس بات کی تمثیل ٹھہرتا ہے کہ آخری بار چھٹی بادشاہت کیسے بولے گی، اور اُس وقت کو اڑدہا کی آواز کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جب ہم 1798 میں ریاست ہائے متحدہ میں جمہوری سینگ کے ذریعے منظور کیے گئے قوانین پر غور کرتے ہیں، تو ہمیں توقع کرنی چاہیے کہ ہمیں ان قوانین کی تمثیل نظر آئے گی جو اتوار کے قانون کے ساتھ مل کر اس وقت منظور کیے جائیں گے

جب ریاست ہائے متحدہ اژدہا کی مانند بولے گا۔ جب ہم درج ذیل چار قوانین پر غور کریں، تو خود سے پوچھیں کہ کیا 1798 میں منظور کیے گئے یہ چار قوانین پر الفا اور اومیگا کے نبوی دستخط ثبت ہیں؟

سن 1798 میں، ریاستہائے متحدہ نے چند اہم قوانین منظور کیے جنہیں "غیر ملکوں اور بغاوت کے قوانین" کہا جاتا ہے۔ یہ چار قوانین پر مشتمل ایک سلسلہ تھا، جسے فیڈرلسٹوں کے زیر کنٹرول کانگریس نے منظور کیا اور صدر جان ایڈمز، جو ریاستہائے متحدہ کے دوسرے صدر اور جارج واشنگٹن کے سابق نائب صدر تھے، نے ان پر دستخط کر کے انہیں قانون بنایا۔

نیچرلائزیشن ایکٹ: اس قانون نے تارکین وطن کے لیے امریکی شہری بننے کی قیام کی لازمی مدت کو 5 سے بڑھا کر 14 سال کر دیا۔ اس کا بنیادی مقصد حالیہ تارکین وطن کے اثر و رسوخ کو کم کرنا تھا، جو اکثر حزب مخالف، یعنی ڈیموکریٹک-ریپبلکنز، کے ساتھ منسلک ہوتے تھے۔

ایبلین فرینڈز ایکٹ: اس قانون نے صدر ریاست ہائے متحدہ کو امن کے زمانے میں ان غیر شہریوں کو ملک بدر کرنے کا اختیار دیا جنہیں ریاست ہائے متحدہ کی سلامتی کے لیے خطرہ سمجھا جاتا ہو۔ اس نے صدر کو یہ اختیار بھی دیا کہ وہ کسی بھی ایسے غیر شہری کو حراست میں لے اور ملک بدر کر دے جسے وہ خطرناک سمجھتا ہو۔

غیر ملکی دشمنوں کا ایکٹ: یہ قانون ان ممالک کے شہریوں کی گرفتاری، نظر بندی اور ملک بدری کی اجازت دیتا تھا جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ برسرِ جنگ تھے۔ اسے 1790 کی دہائی کے آخری برسوں کے کشیدہ ماحول میں احتیاطی اقدام کے طور پر نافذ کیا گیا تھا۔

سیڈیشن ایکٹ: یہ "ایبلین اور سیڈیشن ایکٹس" میں سب سے زیادہ متنازع ہے۔ اس قانون نے حکومت یا اس کے عہدیداروں کے خلاف انہیں بدنام کرنے یا ان کی ساکھ خراب کرنے کی نیت سے "جھوٹی، رسوا کن اور بدنیتی پر مبنی" تحریریں شائع کرنا فوجداری جرم قرار دیا۔ ناقدین نے اسے آزادی اظہار اور آزادی صحافت پر براہ راست حملہ سمجھا۔

اجنبیوں اور بغاوت سے متعلق قوانین نہایت متنازع تھے اور انہوں نے ڈیموکریٹک-ریپبلکنز کی جانب سے سخت مخالفت کو جنم دیا، جو سمجھتے تھے کہ یہ قوانین بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور ان کی سیاسی جماعت کو نشانہ بناتے ہیں۔ ان کا استدلال تھا کہ یہ قوانین پہلی ترمیم کی خلاف ورزی ہیں، جو اظہارِ رائے اور صحافت کی آزادی کا تحفظ کرتی ہے۔ بالآخر، ان قوانین نے 1800 کے انتخابات میں کردار ادا کیا، جب تھامس جیفرسن اور ڈیموکریٹک-ریپبلکنز نے صدارت اور کانگریس جیت لی، جس کے نتیجے میں قانون بغاوت منسوخ کر دیا گیا۔

ڈیموکریٹک-ریپبلکن پارٹی کا ماننا تھا کہ یہ قوانین آئین کے تحت محفوظ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اور ان کا یہ بھی خیال تھا کہ یہ قوانین مخالف سیاسی جماعت کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ قوانین منسوخ کر دیے گئے یا بعد میں اپنی مدت پوری ہونے پر ختم ہو گئے؛ الفا اور اومیگا ابتدا کے ساتھ انجام کو نمایاں کرتا ہے۔ اس تاریخی پس منظر میں، جب یہ قوانین نافذ کیے گئے یا قانون میں "بول" کر شامل کیے گئے، فیڈرلسٹ پارٹی کے مقابل ایک جماعت تھی جسے ڈیموکریٹک-ریپبلکنز کہا جاتا تھا۔ ڈیموکریٹک-ریپبلکن پارٹی کی ارتقا بالآخر ریپبلکن پارٹی کو جنم دیتی ہے۔ ایک سیاسی جماعت جو بنیادی طور پر غلامی مخالف موقف کی بنیاد پر متحد ہوئی تھی۔

مورخین ۱۸۶۳ کو خانہ جنگی کا عین مرکزی نقطہ قرار دیتے ہیں؛ وہ جنگ جس کی بنیاد غلامی کے مسئلے پر رکھی گئی تھی۔ ۱۸۶۳ پروٹسٹنٹ کے "سینگ" کے نئے علمبرداروں کے لیے بھی ایک سنگ میل ہے، جنہوں نے پھر فرشتوں کی طرف سے ملر کو دی گئی پہلی وقت کی نبوت کو رد کر دیا (یعنی احبار باب چھبیس کی "سات وقت" والی نبوت)۔ کیا یہ محض ایک اتفاق ہو سکتا ہے کہ "سات وقت" کی نبوت دراصل احبار کے پچھلے باب میں بیان کردہ غلامی کے قوانین پر مبنی ہے؟ "سات وقت" میں

بیان کی گئی "لعنت" یہ وعید تھی کہ اگر باب پچیس کے عہدی قوانین کی نافرمانی کی جاتی، تو اسرائیل اپنی تاریخ کا انجام یوں پاتا کہ وہ اس غلامی میں واپس لوٹ جاتا جس سے وہ بحر قلزم پر اپنے سفر کے آغاز کے وقت نکالا گیا تھا۔

1798 سے 1863 تک ڈیموکریٹک-ریپبلکن پارٹی کہلانے والی سیاسی جماعت سلسلہ وار چھانٹیوں یا ہچکولوں سے گزری۔ 1798 کے بعد سے، اور خصوصاً 11 اگست 1840 کے بعد سے 1863 تک، ملائٹ تحریک سلسلہ وار چھانٹیوں اور ہچکولوں سے گزری۔

ڈیموکریٹک-ریپبلکن پارٹی، جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ابتدائی سیاسی جماعتوں میں سے ایک تھی، براہ راست آج موجود ریپبلکن پارٹی میں تبدیل نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس، وقت کے ساتھ اس میں تبدیلیوں اور انشعاقات کا ایک سلسلہ پیش آیا، جو بالآخر ریپبلکن پارٹی کے ظہور سے پہلے متعدد مختلف سیاسی جماعتوں کی تشکیل کا سبب بنا۔

ڈیموکریٹک ریپبلکن پارٹی، جو اکثر تھامس جیفرسن اور جیمز میڈیسن سے منسوب کی جاتی ہے، اٹھارویں صدی کے اواخر میں فیڈرلسٹ پارٹی کے رد عمل کے طور پر قائم کی گئی تھی۔ ڈیموکریٹک ریپبلکنز آئین کی سخت تشریح، ریاستوں کے حقوق، اور زرعی مفادات کے حامی تھے۔

تاہم، 1820 کی دہائی تک، ڈیموکریٹک-ریپبلکن پارٹی علاقائی اور نظریاتی خطوط پر تقسیم ہونا شروع ہو گئی۔ بنیادی تقسیم عہد خوشگوار احساسات (1817-1825) کے دوران ہوئی، جب جیمز منرو کی صدارت کے خلاف مضبوط اپوزیشن کی کمی تھی۔ سیاسی سکون کے اس دورے ڈیموکریٹک-ریپبلکن پارٹی کے زوال میں حصہ ڈالا۔ بالآخر یہ پارٹی کئی دھڑوں میں بٹ گئی اور درج ذیل سیاسی گروہوں میں ڈھل گئی:

ڈیموکریٹک پارٹی: 1829 میں ساتواں صدر بننے والے اینڈریو جیکسن کے پیروکاروں نے ڈیموکریٹک پارٹی کی تشکیل کی۔ جیکسونی ڈیموکریٹس نے حکومت کی مضبوط اجرائیہ شاخ، مغرب کی جانب توسیع، اور سفید فام مردوں کے لیے وسیع تر حق رائے دہی کی حمایت کی۔

نیشنل ریپبلکن پارٹی: یہ جماعت اینڈریو جیکسن کی صدارت کے ردعمل کے طور پر ابھری اور بعد میں دیگر مخالف جیکسن دھڑوں کے ساتھ مل کر وگ پارٹی بن گئی۔ نیشنل ریپبلکن عموماً ایک مضبوط وفاقی حکومت اور معاشی ترقی کے زیادہ حامی تھے۔

اینٹی-میسونک پارٹی: یہ ایک قلیل المدت سیاسی جماعت تھی جو 1820 کی دہائی میں ابھری، بنیادی طور پر خفیہ میسونک برادری کے اثر و رسوخ سے متعلق خدشات کے ردعمل میں۔ اس نے چند سابق ڈیموکریٹک-ریپبلکن ارکان کو اپنے اندر ضم کر لیا۔

وگ پارٹی: 1830 کی دہائی میں تشکیل پانے والی اس جماعت میں سابق نیشنل ریپبلکن، اینٹی میسنز اور دیگر مخالف گروہ شامل تھے۔ انہیں جیکسونی پالیسیوں کی مخالفت، مضبوط وفاقی حکومت کی حمایت، اور صنعتی و اقتصادی ترقی کے فروغ سے پہچانا جاتا تھا۔

جدید ریپبلکن پارٹی 1850 کی دہائی میں غلامی کے مسئلے پر بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی کے براہ راست ردعمل کے طور پر قائم ہوئی۔ اس نے وگ پارٹی کے سابق ارکان، غلامی مخالف ڈیموکریٹس، فری سوائلرز، اور ان دیگر افراد کو اپنی طرف راغب کیا جو نئے علاقوں میں غلامی کے پھیلاؤ کی مخالفت کرتے تھے۔ ریپبلکن پارٹی کے پہلے صدارتی امیدوار، جان سی۔ فریمونٹ، نے 1856 کے انتخاب میں حصہ لیا، اور پارٹی کے پہلے کامیاب امیدوار، ابراہام لنکن، 1860 میں منتخب ہوئے۔ لہذا، ریپبلکن پارٹی ڈیموکریٹک-ریپبلکن روایت سے الگ طور پر ابھری اور امریکی سیاسی تاریخ میں اس نے ایک منفرد راہ اختیار کی۔

1860 تک، ریپبلکن پارٹی نے اپنے پہلے صدر کا انتخاب کر لیا تھا۔ یہ ان سیاسی جماعتوں کے اتحاد پر مبنی تھی جو غلامی کے خلاف تھیں۔ 1863 میں اعلان آزادی نے غلامی کو "بول کر" وجود سے خارج کر دیا۔ 1863 میں ریپبلکن سینگ، جس کی نمائندگی اُس وقت ریپبلکن پارٹی کرتی تھی، نے غلامی کو "بول کر" وجود سے خارج کر دیا، جبکہ پروٹسٹنٹ سینگ ایک تحریک ہونا چھوڑ کر سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ بن گیا۔ ملرائٹس کی تحریک مئی 1863 میں قانونی اور باضابطہ طور پر ختم ہو گئی، اور اسی سال موسیٰ کی قسم، غلامی کی پیشگوئی، کو مسترد کر دیا گیا۔ جس کے کان میں، وہ سنے۔ اس موقع پر 'قسم موسیٰ' کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنا معلوماتی ثابت ہو سکتا ہے، جیسے نبی دانیال نے اسی نام سے موسوم کیا تھا۔

ہاں، تمام اسرائیل نے تیری شریعت کی خلاف ورزی کی ہے؛ بلکہ وہ روگردانی کر گئے تاکہ تیری آواز کی فرمانبرداری نہ کریں؛ اس لیے لعنت ہم پر نازل ہو گئی ہے، اور وہ قسم بھی جو خدا کے خادم موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہے، کیونکہ ہم نے اُس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ دانی ایل 9:11

ولیم ملر، جو کلام خدا کا مطالعہ کرتے وقت جبرائیل اور دیگر فرشتوں کی رہنمائی میں تھا، سب سے پہلے احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" کی طرف رہنمائی پائی۔ ملر کی شہادت یہ ہے کہ بائبل کے مطالعے میں اس نے ابتدا کتاب پیدائش سے کی، چنانچہ ظاہر ہے کہ دانی ایل باب آٹھ، آیت چودہ کے "تیس سو سال" تک پہنچنے سے بہت پہلے وہ احبار تک پہنچ گیا تھا۔ وہ صرف بائبل اور کروڈن کی کنکورڈنس استعمال کرتا تھا۔

کروڈن کی کنکورڈنس میں ان عبرانی یا یونانی الفاظ کے حوالے موجود نہیں جن کا بعد میں کنگ جیمز بائبل کی انگریزی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ ملر جس عبارت کا مطالعہ کر رہا تھا، اس کے "سیاق و سباق" کو کسی لفظ یا کلام مقدس کے کسی حصے کی اپنی فہم کی رہنمائی کے لیے پیش نظر رکھتا تھا۔ جب "سات مرتبہ" کو سمجھنے کی بات آئی، تو یہ بات بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے کہ لیوٹیکس کے باب چھبیس میں "سات مرتبہ" کا سیاق و سباق باب پچیس ہے۔

باب پچیس میں زمین کو آرام دینے، یوبیل، اور غلامی کے قوانین کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ باب پچیس کے یہ احکام "خدا کے خادم موسیٰ کی شریعت" کا حصہ ہیں، جو اطاعت پر برکت اور نافرمانی پر "لعنت" کا باعث بنتی ہے۔ باب چھبیس میں "سات بار" کی لعنت کو دو ہزار پانچ سو بیس برس کے برابر قرار دیا گیا ہے، اور اسے زمین کے آرام کے احکام اور غلامی کے اصولوں کے واضح تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔ باب چھبیس میں اس سزا کو "میرے عہد کا جھگڑا" کہا گیا ہے۔

تب میں بھی تمہارے برخلاف چلوں گا اور تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں سات گنا اور سزا دوں گا۔ اور میں تم پر تلوار لاؤں گا جو میرے عہد کے جھگڑے کا انتقام لے گی، اور جب تم اپنے شہروں کے اندر جمع ہو گے تو میں تم میں وبا بھیجوں گا، اور تم دشمن کے ہاتھ میں حوالے کر دیے جاؤ گے۔ احبار 24:26، 25۔

سیاق و سباق میں وہ "عہد" جس کے بارے میں خدا کا "جھگڑا" ہے، وہی عہد ہے جس کا حوالہ پہلے باب پچیس میں دیا گیا تھا۔ سات گنا سزا کو خدا کے "عہد" کے "جھگڑے" کا نام دیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ جو "لعنت" منسلک ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیل اپنے دشمنوں کے "ہاتھ میں سپرد کر دیے جائیں گے"، اور جب وہ دشمنوں کی سرزمین میں ہوں گے، (جیسے دانی ایل تھا) تو اسرائیل اپنے دشمنوں کے غلام بن جائیں گے۔

جب موسیٰ نے احبار باب چھبیس قلم بند کیا، تب قدیم اسرائیل کو ابھی ابھی مصر کی غلامی سے رہائی ملی تھی، اور باب پچیس میں پیش کیے گئے غلامی سے متعلق اصول یا تو برکت یا لعنت کا باعث بنتے۔ قدیم اسرائیل نے یوبیل کے قوانین پر کبھی عمل نہ کیا، اور آخر کار شمالی اور جنوبی دونوں

بادشاہتیں اس بات کی تکمیل میں جسے دانیال نے "موسیٰ کی لعنت" کہا تھا، "سات گنا" مدت تک پراگندہ کر دی گئیں۔

خدا اور اسرائیل کے درمیان عہد کا رشتہ، جو مصر میں ان کی غلامی سے شروع ہوا تھا، آشور اور بابل کی غلامی کے ساتھ ختم ہوا۔ "سات زمانے" شمالی بادشاہی کے خلاف 1798ء میں ختم ہوئے، اور "سات زمانے" جنوبی بادشاہی کے خلاف 1844ء میں ختم ہوئے۔ سات زمانوں کی دونوں مدتوں کا نقطہ آغاز یسعیاہ باب سات میں پینسٹھ برس کی ایک پیش گوئی سے متعین کیا گیا ہے، جس کا اعلان یسعیاہ نے 742 قبل مسیح میں یہوداہ کے بادشاہ آحاز کو کیا تھا۔

کیونکہ آرام کا سر دمشق ہے، اور دمشق کا سر رزین ہے؛ اور پینسٹھ برس میں افرائیم شکست کھا جائے گا کہ وہ ایک قوم نہ رہے۔ اور افرائیم کا سر سامریہ ہے، اور سامریہ کا سر رملیا کا بیٹا ہے۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو ضرور قائم نہ رہو گے۔ یسعیاہ 7:8، 9۔

اشعیاہ نے یہ نشان دہی کی تھی کہ 742 قبل مسیح میں جب یہ پیش گوئی بیان کی گئی تھی، اس وقت سے پینسٹھ برس کے اندر شمالی مملکت ٹوٹ جائے گی۔ انیس برس بعد 723 قبل مسیح میں اسرائیل کی شمالی مملکت کو بادشاہ اشور نے غلامی میں لے لیا اور چھالیس برس بعد 677 قبل مسیح میں بادشاہ بابل نے جنوبی مملکت یہوداہ کو غلامی میں لے لیا۔ پینسٹھ برس کی اس پیش گوئی سے چھ تاریخی سنگ میل قائم ہوتے ہیں۔ پہلا 742 قبل مسیح ہے جب پیش گوئی بیان کی گئی۔ انیس برس بعد 723 قبل مسیح میں شمالی مملکت کو اشوریوں نے غلامی میں لے لیا۔ چھالیس برس بعد 677 قبل مسیح میں جنوبی مملکت کو بابلیوں نے غلامی میں لے لیا۔ وہ پہلی دو ہزار پانچ سو بیس برس کی مدت جو 723 قبل مسیح میں شروع ہوئی تھی، 1798 میں ختم ہوئی۔ پھر 1844 میں وہ دو ہزار پانچ سو بیس برس کی مدت جو 677 قبل مسیح میں شروع ہوئی تھی، مکمل ہوئی۔ 1844 سے پورے نبوی ڈھانچے کی تکمیل کے لیے پیش گوئی انیس برس بڑھ کر 1863 تک پھیلی، کیونکہ جب الفا اور اومیگانے نبوی ڈھانچے کی ابتدا کے لیے انیس برس مقرر کیے تھے تو اس کے انجام تک پہنچنے کے لیے بھی انیس برس ہونا لازم تھے۔

قدیم اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نجات ملی، مگر نافرمانی کے باعث شمالی اور جنوبی دونوں بادشاہتیں دوبارہ غلامی میں لوٹا دی گئیں۔ نبوتیں قدیم حرفی اسرائیل کی نبوتی تاریخ سے آگے بڑھ کر جدید روحانی اسرائیل تک جاتی ہیں، اور اس طرح تمام نبوتی سنگ میل کا مرکزی موضوع غلامی بنتا ہے۔

742 قبل مسیح میں، جب شمال اور جنوب کے درمیان ایک متوقع خانہ جنگی کی نشاندہی ہو رہی تھی، نبی اشعیا نے اشعیا باب سات کی پیش گوئی بدکار بادشاہ آحاز کے سامنے پیش کی۔ آحاز کی جنوبی مملکت قدیم اسرائیل کی حقیقی جلالی سرزمین تھی۔ 1798 میں، بائبل کی نبوت کی روحانی جلالی سرزمین نے بائبل کی نبوت کی چھٹی مملکت کے طور پر حکمرانی شروع کی۔ جب 1844 میں حقیقی جلالی سرزمین کے خلاف سات زمانے ختم ہوئے، تو بادشاہ آحاز کی تاریخ کی مانند ایک آنے والی خانہ جنگی درپیش تھی۔ 1844 تک، سیاسی جماعتوں کے ٹوٹنے اور اتحاد بنانے کے ہنگامے تقریباً مکمل طور پر سیاسی رجحانات کی دو اقسام میں سمٹ چکے تھے۔ غلامی کے حوالے سے ڈیموکریٹس غلامی کے حامی تھے اور ریپبلکن اس کے مخالف تھے۔ 1798 سے 1860 میں خانہ جنگی کے آغاز تک، سیاسی جماعتوں کے دو طبقات کی تشکیل کا عمل مستحکم ہو چکا تھا۔

آحاز ظاہری ارض جلال کی نمائندگی کرتا تھا، اور اسی لیے روحانی ارض جلال کا نمونہ بھی تھا۔ آحاز کی تاریخ اُس نبوی تاریخ کی تمثیل ہے جس میں 742 قبل مسیح میں نبوت کا اعلان ہوا تھا؛ لہذا یہ اُس تاریخ کی بھی تمثیل ہے جہاں وہ نبوت اختتام پذیر ہوئی۔ ابتدائی دور میں، دس قبائل پر مشتمل شمالی مملکت نے جنوبی دو قبائل کی خدا کی طرف سے قائم کردہ حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے

اُن سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ شمال کے دس قبائل نے شام کے ساتھ ایک اتحاد بنا لیا، جو اُس اتحاد کی تمثیل ہے جو جنوبی اتحاد اور ایک ایسی قوت کے درمیان تھا جس کی علامتی نمائندگی شام کرتی ہے۔

یہ مختصر خلاصہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ احبار باب چھبیس میں مذکور "سات گنا" ایک عہدی وعدہ ہے جو یا تو اطاعت پر برکت دیتا ہے یا نافرمانی پر غلامی کی "لعنت" ٹھہراتا ہے۔ شمالی اور جنوبی بادشاہتیں ایک ہی قوم کے طور پر شروع ہوئیں جنہیں غلامی سے چھڑایا گیا تھا، مگر اپنے اپنے انجام پر انہیں دوبارہ غلامی کے حوالے کر دیا گیا۔

غلامی سے متعلق اُن پیشگوئیوں کے آخری پینسٹھ سال یوں اختتام پذیر ہوئے کہ روحانی اسرائیل روحانی شاندار سرزمین میں شمال کی جنوب کے خلاف ہونے والی خانہ جنگی کے بالکل عین مرکز میں تھا۔ اس خانہ جنگی کا مخالف فریق ایک ایسی مملکت تھی جس نے ایک کنفیڈریشن تشکیل دی اور مخالف مملکت میں واقع خدا کی طرف سے قائم کردہ حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

1798 سے شروع ہو کر خانہ جنگی تک، شیپور ریپبلکن ازم کو ایک ایسے عمل سے گزارا گیا جس نے سیاسی مخالفین کی دو قسمیں پیدا کیں جو غلامی کے مسائل کے دو پہلوؤں کی نمائندگی کرتی تھیں۔ غلامی کے حامی وہ مخالفین جو غلامی کے رواج کو جاری رکھنا چاہتے تھے، معرکہ ہار گئے۔

1798 سے لے کر خانہ جنگی تک، پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ ایک ایسے عمل سے گزارا گیا جس نے مذہبی مخالفین کی دو جماعتیں پیدا کیں جو مسائل غلامی کے دو پہلوؤں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ غلامی کے حامی مخالفین، جنہوں نے غلامی کے بارے میں پیشین گوئی کی اصل تفہیم کو جاری رکھنے کی کوشش کی، معرکہ ہار گئے۔

سن 1863 میں ریپبلکن ازم کا شیپور غلامی کے رواج کو مسترد کرنے میں کامیاب ہوا۔

1863 میں پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ نے غلامی کی پیش گوئی کو کامیابی سے رد کر دیا۔

ایسا کرتے ہوئے انہوں نے ملر کے کام کو مسترد کر دیا، جو اپنے زمانے کے ایلیاہ تھے۔ یوں کرتے ہوئے انہوں نے "قسم موسیٰ" کو بھی رد کر دیا، جو ان کے زمانے کے لیے سنگ بنیاد تھی۔ تب موسیٰ اور ایلیاہ کو رد کر دیا گیا، مگر وہ 11 ستمبر 2001 کو واپس لوٹ آئے۔

الفا اور اومیگا، وہ حیرت انگیز ماہر لسانیات، نے سراسر "قسم موسیٰ" کی وقت کی نبوت میں اپنے الہی دستخط ثبت کیے، جیسے اُس نے خود "پلمونی، عجیب شمار کرنے والا" کے طور پر اعلان کیا۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو برگز قائم نہ رہو گے۔